فکرونظر............ اسلام آباد جلد: ۴۲، ۴۳ شمارہ: ۴، ۱

نواب صدیق حسن خان اور خدمتِ حدیث

ڈاکٹر حمیداللہ عبدالقادر ☆

نام و نسب:

نواب صدیق حسن خان کا نام نامی اسم گرامی صدیق بن حسن بن علی نصف اللہ حسینی بخاری قنوجی ہے۔(۱)

جہاں تک آپ کے سلسلہ آباء و اجداد کا تعلق ہے وہ تو بیک وقت اہل علم اور حکمران تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب جعفر صادق بن محمد باقر بن علی بن حسین سے جا ملتا ہے۔(۲)

پیدائش و پرورش :

نواب صاحب اتوار ۱۹ جمادی الاولی ۱۲۴۸ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۸۳۲ء کو شمالی ھند کے علاقہ بانس بریلی میں پیدا ہوئے' یہ آپؒ کا ننھیال کا علاقہ تھا۔ اسکے بعد آپؒ کی والدہ ماجدہ بانس بریلی سے قنوج (والد گرامی کا اصل مسکن تھا) منتقل ہوگئی۔ وہاں آپ کی تربیت وتعلیم کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ آپؒ اپنی عمر کے پانچویں سال میں داخل ہوئے تھے تو آپ کو یتیمی کی حالت کا سامنا کرنا پڑا۔(۳)

آپؒ علم و ادب کی میدان میں خوب خدمات سرانجام دینے اور مجاہدانہ زندگی بسر کرنے کے بعد ۲۹ جمادی الاولی ۱۳۰۷ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء کو بھوپال میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

تعلیم اورعلمی اسفار:

آپ نے ابتدائی تعلیم اور چھوٹی چھوٹی کتابیں قنوج اور ارد گرد کے علماء سے پڑھیں اور جلیل القدر علماء کرام سے استفادہ کیا۔(۴)

آپ نے حصول علم کے لئے مشہور شہروں کا سفر کیا۔ دہلی کی طرف بھی سفر کیا اور اس سفر کا

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

DMHL

نام سفر میمونہ رکھا ۔ وہاں علماء وادباء سے علوم و آداب حاصل کئے ۔ عقلیات ' نقلیات' ادب ' اور عربیت کے فنون کا درک حاصل کیا متداول علوم کیساتھ شاذ اور منفرد چیزوں کا علم حاصل کیا ۔ دنیا نے آپ کے علمی مقام کا اعتراف کیا ۔ اور علوم شریعت کی معرفت میں ایک نمایاں مقام حاصل ہو گیا۔[۵]

اخلاق:

نواب صاحب انتہائی کریم النفس اور شریف الطبع انسان تھے۔[۶]

اہل علم کی حوصلہ افزائی اور تعظیم ان کا شیوہ تھا۔ آپ کے اخلاق کریمانہ اور تالیفات عالمانہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے آپ کے ہمعصر اور بعد میں آنے والے کاروان علم و دانش نے انہیں ہر دور میں خراج تحسین پیش کیا۔

تصنیفات:

نواب صاحب نے عربی اور اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔[۷] آپ تقریباً ڈیڑھ سو کتابوں کے مصنف ہیں۔ زیرِنظر مقالہ میں آپ کی حدیث پر لکھی گئی کتابوں کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

حدیث کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کی مختصر فہرست

۱۔ **(عون الباری لحل ادلة البخاری)**

۲۔ "**السراج الوهاج من كشف مطالب صحيح مسلم بن الحجاج**"

۳۔ "**فتح العلام بشرح بلوغ المرام**" ابن حجر کی معرکتہ الاراء کتاب بلوغ المرام کی شرح نواب صاحب نے عربی میں لکھی۔ جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ بعض احادیث کی تشریح بھی کی گئی ہے۔

۴۔ "**الحرز المكنون من لفظ المعصوم المامون**" چودہ صفحات پر مشتمل اس مجموعہ میں چالیس متواتر احایث کو جمع کیا گیا ہے جو کہ ۱۲۹۰ھ میں مطبع سکندری گروید سے طبع ہوا۔

۵۔ "**اربعون حديثا فی فضائل الحج والعمرة**" (عربی) حج اور عمرہ سے متعلق چالیس احادیث۔ یہ مجموعہ آٹھ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۲۸۴ھ میں لکھا گیا۔

۶۔ "**الادراک لتخريج احاديث رد الاشراک**" یہ رسالہ مطبع نظامی کانپور سے ۱۲۹۰ھ میں شائع ہوا

جو کہ کل ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں شرک کے رد میں چند احادیث جمع کی گئی ہیں۔

۷۔ "توفیق الباری ترجمة الادب المفردللبخاری" یہ امام بخاریؒ کی مشہور کتاب "الادب المفرد" کا اردو ترجمہ ہے۔مطبع مفید عام، آگرہ سے ۱۳۰۶ میں طبع ہوا اور ۳۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

۸۔ "بغية القاری فی ثلاثیات البخاری" الجامع الصحیح للامام البخاری کی وہ روایات جو تین واسطوں سے مروی ہیں ان کی شرح ہے ۔

۹۔ "نزل الابرار بالعلم الماثور من الادعية والاذکار" (عربی) اس کتاب میں ادعیہ ماثورہ کو جمع کر دیا گیاہے جو ۱۳۰۱ھ میں پہلی بار طبع ہوئی۔

۱۰۔ "تقوية الایقان بشرح حلاوة الایمان " (اردو) صحیحین کی مشہور حدیث ثلاث من کن فیہ وجد حلاوة الایمان الخ کی اردو شرح ہے مطبع مفید عام، آگرہ سے ۱۳۰۲ھ میں طبع ہوئی۔ یہ مجموعہ ۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ "یقظة اولی الاعتبار فیما ورد من ذکر اهل النار" (عربی) جھنم اور اھل جھنم سے متعلق احادیث کا مجموعہ۔

۱۲۔ "فتح المغیث بفقه الحدیث " (عربی) فقہ السنة پر مشتمل یہ رسالہ مطبع سکندری سے ۳۴ صفحات پر شائع ہو چکا ہے ۔جس میں عبادات و معاملات سے متعلقہ مسائل کومختصرا بیان کیا گیا ہے ۔

۱۳۔ "منهج الوصول الی اصطلاح حدیث الرسول " (عربی) اصول حدیث کے متعلق یہ رسالہ ۲۳۴ صفحات پر مشتمل ہے مطبع شاہ جہانی سے ۱۲۹۱ھ میں شائع ہوا ۔

۱۴۔ "الرحمة المهداة الی من یرید زیادةالعلم علی حدیث مشکوٰة" اسمیں مصنفؒ نے ہر باب کے تحت تین فصلوں میں احادیث جمع کی ہیں ۔نواب صاحبؒ نے اس باب کی مزید احادیث کو "الرحمة المهداة" کے نام سے جمع کیا ہے ۔ جسے مشکوٰۃ کے تمام ابواب کی فصل رابع کہنا چاہیے یہ کتاب ۱۳۰۱ھ میں ۳۵۲ صفحات پر مشتمل شائع ہو چکی ہے ۔

۱۵۔ "الحطة فی ذکر الصحاح الستة " (عربی) صحاح ستہ اور اسکے مؤلفین کے متعلق معلومات افزا کتاب ہے اسکے متعلق بھی ان شاء اللہ بعد میں تفصیلی تعارف پیش کیا جائے گا۔

۱۶۔ "اتحاف النبلاء المتقین باحیاء ماثر الفقهاء والمحدثین" (فارسی) آئمہ، فقہاء اور محدثین کے تذکرہ و خدمات پر مشتمل یہ کتاب ۱۲۸۸ھ میں مطبع کا نپور نظامی سے ۴۴۶ صفحات پر مشتمل طبع ہوئی۔

۱۷۔ "التاج المکلل من جواهر ماثر الطراز الاخر والاوّل" (عربی) محدثین وفقہاء کے تراجم پر مشتمل ہے ۔ پہلی بار ۱۲۹۹ھ میں مطبع صدیقی بھوپال سے طبع ہوئی اور اسکا دوسرا ایڈیشن المطبع العربیۃ الھندیہ کے زیر اہتمام شائع ہوا۔

۱۸۔ "کشف الکربة عن اهل الغربة" مشہور حدیث" بدأ الاسلام غریباً وسیعود کما بدأء فطوبیٰ للغرباء کی شرح ہے جو ۱۵۰ صفحات میں ۱۳۰۲ھ میں مطبع مفید عام سے طبع ہوئی۔

۱۹۔ "حسن الاسوة بماثبت من الله ورسوله فی النسوة" عورتوں سے متعلق تقریباً تمام وسائل جو کتاب و سنت سے مروی ہیں اس رسالہ میں انہیں جمع کیا گیاہے قابل مطالعہ ہے۔ یہ کتاب ۱۳۰۱ھ میں المطبعۃ القسطنطنیہ سے طبع ہوئی تھی۔

۲۰۔ "ضوء الشمس من شرح بنی الاسلام علی خمس" صحیحین میں عبد اللہ بن عمرؓ کی مشہور حدیث کی شرح ہے جو ۱۳۰ صفحات میں مطبع مفید عام سے ۱۳۰۵ھ میں طبع ہوئی یہ شرح اردو زبان میں ہے۔

۲۱۔ "مکارم الاخلاق ترجمة ریاض الصالحین " علامہ نوویؒ کی مشہور کتاب "ریاض الصالحین" کا اردو ترجمہ ہے جو مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۳۰۶ھ میں طبع ہوا جو ۳۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۲۔ "مسک الختام فی شرح بلوغ المرام" اس میں حدیث اور مسائل فقہیۃ کو جو ظاہر احادیث کے موافق ہیں۔ مع بیان اختلاف مذاہب مدلل بیان کیا ہے نیز چاروں ائمہ کرام کے مسلک پر روشنی ڈالی ہے۔

۲۳۔ "موائد العوائد": دو ضخیم جلدوں میں فارسی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب ۲۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ مختلف مضامین کی احادیث مع حذف الاسناد جمع کیا گیا ہے۔ ۱۳۹۸ھ میں مطبع صدیقی بھوپال میں طبع ہوئی۔

۲۴۔ "صلاح ذات البین ببیان ماللزوجین" یہ کتاب مطبع مفید عام آگرہ میں ۱۳۰۱ھ چھپ کر منظر عام پر آئی۔ اردو زبان میں لکھی گئی اس کتاب میں حقوق الزوجین کی تفصیلات ہیں۔ کتاب ۱۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۵۔ "محوالحوبة بایثار الاستغفار والتوبة" اس مجموعہ میں توبہ واستغفار کے بیان میں احادیث صحیحہ کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی۔ اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ کل صفحات ۲۶ ہیں۔ اس کو نواب صاحب نے اپنے صاحبزادے علی حسن خان طاہر کے نام سے منسوب کیا ہے۔

۲۶۔ ''حظیرة القدس و ذخیرة الانس'' یہ مختلف موضوعات پر احادیث کا ایک مجموعہ ہے۔ پیش کردہ احادیث سے مصنفؒ کا مقصد علم دوست حضرات کو عمل پر ابھارنا اور ارشادات نبوی کی جانب صحیح طریقہ پر گامزن کرنا ہے۔ تاکہ تعلق مع اللہ اور حُب رسول اللہ کا ثبوت اپنے عملی کردار سے دیا جا سکے یہ کتاب ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے جو کہ ۱۳۰۶ھ میں مطبع شاہجہانی سے شائع ہو کر منظر عام پر آئی، زبان عربی ہے اس کو نواب صاحب نے اپنے صاحبزادے علی حسن خان طاہر کے نام سے منسوب کیا ہے۔

۲۷۔ ''ابجد العلوم'' نواب صاحبؒ کی یہ تصنیف دراصل علوم اور علماء کے بارے میں بہترین دائرہ المعارف (انسائکلو پیڈیا) ہے جو عربی زبان میں لکھی گئی ہے ۔ ۱۲۹۵ھ میں مطبع بھوپال میں طبع ہوئی۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں ۔ الوشی المرقوم پہلا حصہ' اصحاب المرکوم دوسرا حصہ اور الرحیق المختوم تیرا حصہ۔ یہ بہترین کتاب ہے اور بلاشبہ نواب صاحبؒ کی تالیفی و تصنیفی کاوشوں کا بیّن ثبوت ہے نواب صاحبؒ نے اس کتاب کے پہلے حصہ میں علوم اور اسکے اقسام کا ذکر کرنے کے بعد ایک اچھے طالب علم کی خصوصیات کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ دوسرا حصہ مختلف علوم کا انسائکلو پیڈیا ہے۔ علوم کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے رکھی گئی ہے اور اسمیں ۲۹ اقسام کے علوم کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابجد العلوم کے تیسرے حصہ میں علماء کرام کی زندگی کے حالات قلمبند کئے ہیں ایک باب کے اندر علمائے ہند' بھوپال' یمن اور قنوج کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آخری باب میں نواب صاحبؒ نے اپنی زندگی کے حالات قلمبند کیے ہیں۔

۲۸۔ ''الدین الخالص'' یہ کتاب مصر سے ۱۳۷۹ھ میں شائع ہوئی ۔ نواب صاحب کے زمانہ میں مطبع احمدی سے شائع ہو چکی تھی۔ اس کتاب میں توحید' کفر اور شرک کے متعلق تفصیلات دی ہیں ہر مسئلہ کو قرآن و سنت اور اقوال علماء سے واضح کیا ہے۔ جلد اول ۴۵۵ اور جلد ثانی ۴۸۷ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۹۔ عون الباری لحل ادلة البخاری: علامه شهاب الدین ابو العباس احمد بن احمد الز بیدی الحنفیؒ المتوفی ۸۹۳ھ نے بخاری شریف کی تلخیص لکھی جسکا نام ''التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح'' رکھا تھا۔ انہوں نے ۸۸۹ھ میں کتاب مکمل کی جو ''مختصر الزبیدی'' کے نام سے معروف ہے اس مختصر کتاب کی کئی شروحات ہیں لیکن سب سے افضل واجل شرح ''عون الباری ....'' ہے جو نواب صدیق حسن خانؒ نے لکھی ہے۔ عون الباری نواب صاحب کی زندگی میں سب سے پہلے ''نیل الاوطار'' کے حاشیہ پر طبع ہوئی۔

عون الباری میں نواب صاحبؒ نے مسائل کو بہت واضح و مدلل انداز میں حل کیا ہے مشکلات کی توضیح بھی کی ہے افراط و تفریط سے بھی گریز کیا ہے۔

علامہ زبیدی صاحبؒ حدیث پہلے مقام پر درج کرتے ہیں' البتہ اگر دوسرے' تیسرے مقام پر متکرر حدیث سے ایسا فائدہ حاصل ہو جو پچھلے مقام پر انہیں ہوا یا اضافہ ہو تو زبیدی صاحبؒ اسے دوبارہ بھی ذکر کرتے ہیں ورنہ نہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں" **واذااتی الحدیث المتکرر اثبته فی اول مرة وان کان فی الموضع الثانی زیادة فیها فائدة ذکرتها والّافلا**.......البتہ نواب صاحبؒ نے شرح میں متکرر حدیث کی دوسرے مقامات پر نشاندھی کر دی ہے۔ دو حدیثیں بطور مثال کے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱. "عن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلی الله وسلم قال وحوله عصابة من اصحابه " بایعونی علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادکم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بین أیدیکم وأرجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فأجره علی الله ومن اصابه من ذلک شیئا فعوقب به فی الدنیا فهو کفارة له ومن أصاب من ذلک شیئاً ثم ستره الله فهو الی الله ان شاء عفاعنه وان شاء عاقبه فبایعناه علی ذلک".

نواب صاحب لکھتے ہیں :

> **وحدیث الباب رجال اسناده کلهم شامیون ' وفیه التحدیث والاخبار والعنعنه . وفیه روایة قاضی عن قاضی ابوادریس وعبادة وروایته من رآه علیه الصلاة والسلام عمن رآه لان ابا ادریس له رؤیة اخرجه البخاری أیضا فی المغازی والأحکام وفی وفود الانصار وفی الحدود ' ومسلم فی الحدود ایضا ' والترمذی ' والنسائی والفاظهم مختلفة.** (۸)

معلوم ہوا کہ نواب صاحبؒ لطائف الاسناد کے بھی ماہر تھے اور ساتھ ساتھ حدیث کی مکمل تخریج بھی کی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نواب صاحب ایک محقق اور مجتہد بھی تھے۔

۲۔ عن ابی سعید الخدری انه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنما یتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینه من الفتن".

اس پر بحث کرتے ہوئے نواب صاحبؒ لکھتے ہیں۔

اسناد رجال هذا الحديث كلهم مدنيون وفيه صحابى يروى عن صحابى وهو من افراد البخارى عن مسلم وقد رواه ايضا البخارى فى الفتن والرقاق وعلامات النبوة ، كتاب الفتن اليق المواضع به "

عون الباری میں نواب صاحب نے تشریح کے لئے درج ذیل اسلوب اختیار کیا ہے مثلا حدیث

عن انسؓ أن زيد بن ثابت حدّثه انهم تسحر وامع النبى صلى الله عليه وسلم ثم قاموا الى الصلوة ، قلت كم كان بينهما ؟ قال : قدر خمسين اوستين يعنى آية.

الشرح:

وعن انس بن مالک (رضى الله عنه) ان زيد بن ثابت الانصارى رضى الله عنه (حدثه) اعنى انسا(انهم) اى زيدا واصحابه (تسحروا) اى اكلوا السحور وهوما يؤكل فى السحر ، اما بضم فهواسم لنفس الفعل.

(مع النبى صلى الله وسلم ثم قاموا الى الصلوة) اى صلاة الصبح قال انس (قلت) لزيد (كم كان بينهما) اى بين السحور والقيام الى الصلوة ، (قال) زيد (قدر) قراء ة (خمسين اوستيس آية) استدل به البخارى على ان اول وقت الصبح طلوع الفجر ، لأنه وقت الذى يحرم فيه الطعام والشراب ، والمدة التى بين الفراغ من السحور و الدخول فى الصلوة وهى قراة خمسين آية آونحوه قدر ثلث ساعة ، ولعلها مقدار مايتوضا فاشعربذلک بأن أول وقت الصبح اول ما يطلع الفجر . وفيه انه صلى الله وسلم كان يدخل فى صلوة الصبح بغلس ورواته الخمسة بصريون . وفيه التحديث والعنعنه والقول . ورواية صحابى عن صحابى ، وأخرجه البخارى فى الصوم وكذلک مسلم والترمذى والنسائى وابن ماجه .(۹)

عون الباریؒ کے ناشر یوں تبصرہ کرتے ہیں۔

ونجتزى بالإشارة إلى هذا الشرح لب اللباب ، وأنه جنى كتب وشروح للبخارى متعددة ، لا سيما "فتح البارى" وإرشاد السارى" بل هو مستل منه بالإضافه إلى نقول كثيرة من كتب القاضى الشوكانى والاميرالصنعانى وامثالهما ممن يعتمد الشارح .(۱۰)

مقدمہ عون الباری میں نواب صاحبؒ مزید ارشاد فرماتے ہیں ۔

وقد سلكت فى هذا الشرح طريق الانصاف وتجنبت مسلک الاعتساف عند تزاحم

الاختلاف ، فدونک شرحاً یشرح الصدور ، ویمشی علی سنن الدلیل ، وان خالف الجمهور ، اضاء ت بهجته ، فاختفت منه کواکب الدراری ، کیف لا وقد فاض علیه الانوار من فتح الباری واشرق علیه من هذا الجامع المبارک نوره اللامع وصدع خطیبه بحجحه القاطعة القلوب والمسامع. (۱۱)

۲۹۔ السراج الوهاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن الحجاج.

نواب صاحبؒ نے "**ملخص صحیح مسلم للحافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری**" کی شرح لکھی جسکا نام السراج الوهاج رکھا۔ نواب صاحبؒ مقدمہ الکتاب میں لکھتے ہیں کہ مجھے یہ تلخیص مولانا بن عبد العزیز جعفری کی عنایت سے ملی جو بھوپال مچھلی شہر کے قاضی تھے، یہ دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس شرح کی تعریف کی ہے نواب صاحب "قلت" کہکر اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہیں ۔

"السراج الوهاج" کو **الشئون الدینیة قطر** نے بھی شائع کیا ہے تحقیق عبد التواب هیکل اور عبد اللہ بن ابراہیم الانصاری کی ہے اسکے مجموعی اجزاء گیارہ ہیں ۔

السراج الوهاج میں معتدل ومتوازن انداز اختیار کیا گیا ہے ۔ اسکی شرح کے لئے امام نووی کی شرح مسلم اور دوسری کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا ہے، نواب صاحبؒ متوسط شرح کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

"**ولولاضعف البینة وقصر الهمة وقلة الرغبة لقلة الطلبة للمطولات لبسطته لایخل ولا یمل ، وخیر الکلام ماقل ودل**"(۱۲)

نواب صاحبؒ مقدمہ الکتاب میں لکھتے ہیں کہ علم کے ساتھ مشغول ہونا افضل ترین اطاعت اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور انواع خیر میں سے اہم ترین خیر ہے اور نہایت اہم عبادت ہے۔

آپؒ نے احادیث نبویہ کے علوم کو افضل ترین علم قرار دیا ہے جن میں اسانید کی معرفت، متون سے واقفیت اور علوم حدیث سے روشناس ہونا ہے ۔ لہذا مفتیان دین متین و مجتہدین و فقہاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے عالم اور عامل ہوں۔(۱۳)

نواب صاحب نے ہمیشہ حدیث صحیحہ کی روشنی میں اپنی رائے پیش کی۔ مثلاً:

۱. **باب إذا اقیمت الصلوة فلاصلوة الاّ المکتوبة** کے تحت لکھتے ہیں: **وهذا نص فی هذه المسألة**

ویدل له الروایة الأخری عند مسلم عن عبد الله بن مالک بن جهینة ان رسول الله صلی الله وسلم مرّ برجل یصلی وقد قیمت صلوة الصبح فقال یوشک أن یصلی أحدکم الصبح اربعا.

امام نوویؒ کا حوالہ دیتے ہوئے نواب صاحبؒ فرماتے ہیں:

" فیه النهی الصریح عن افتتاح نافلة بعد اقامة الصلوة سواء کانت راتبة أوغیرها قال ' وهذا مذهب الشافعی والجمهور. وقال أبو حنیفةؒ یصلی سنة الصبح مالم یخش فوت الرکعة الثانیة وقال الثوریؒ مالم یخش فوت الرکعة الاولی "

ان تمام اقوال کے بعد نواب صاحب ''قلت'' کہہ کر لکھتے ہیں ۔

ظاهر الحدیث الصحیح عند مسلم و احمد واهل السنن وغیره ان الخروج واجب اذا سمع إقامة الصلوة ' وهی قول المؤذن قدقامت الصلوة ' هذا هو المراد وإن کان المراد القیام الی الصلوة کان الواجب علیه اذا عاین قیامهم إلی الصلوة أن یخرج لأن ظاهر قوله صلی الله وسلم فلاصلاة ذات نفس الصلوة الشرعیة. (۱۴)

۲۔ اس طرح نواب صاحبؒ "باب فی الوتر ورکعتی الفجر" میں صحیح مسلم کی حدیث ابن عمر کان رسول الله صلی الله وسلم یصلی من اللیل مثنی مثنی ویوتر برکعة کے متعلق لکھتے ہیں:

فیه دلیل علی ان اقل الوتررکعة وان الرکعة الفردة صلوة صحیحة وهذا مذهب الجمهور وقال ابو حنیفه : لا یصح الایتار بواحدة ولا تکون الرکعة الواحدة صلوة قط والا حادیث الصحیحة ترد علیه منها حدیث عائشة رضی الله عنها ویوتر منها بواحدة.(۱۵)

۳۔ مسجد میں نماز جنازہ کے بارے میں مسلم میں امام نوویؒ نے باب باندھا ہے باب الصلوة علی لمیت بالمسجد اس پر نواب صاحبؒ نے امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا مذہب "لاتصح الصلوة علی المیت فی المسجد" بیان کیا ہے اور مدلل انداز میں ثابت کیا ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا جائز ہے ۔ نواب صاحب نے آخیر میں ''قلت'' کہکر لکھا ہے وهو الذی تدل له الادلة کقوله علیه الصلوة والسلام "إن المؤمن لا ینجس" وقول أبی بکرؓ ""طبت حیاً ومیتاً" وحدیث الباب رواه مسلم بطرق مختصراً ومطولاً وهو حجة علی مانع هذه الصلوة فی المسجد.(۱۶)

۴۔ باب فرض الصلوة رکعتین، رکعتین کے عنوان کے تحت حضرت عائشہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

نواب صدیق حسن صاحبؒ ''اقول'' فرماتے ہیں: **لم يثبت عن النبى صلى الله وسلم فى جميع أسفاره الاّ القصر ذلک فى الصحيحين وغيرهما وأظهر الادلة على الوجوب حديث عائشة هذا وهو فى البخارى أيضا وفيه أخبار بأن صلوة السفر اقرت على مافرضت عليه فمن زاد فيها فهوكمن زاد على أربع فى صلوة الحضر''۔** (۱۷)

۵۔ نواب صاحبؒ طلاق ثلاثۃ فی مجلس واحدہ کے تحت حدیث ابن عباس کی روشنی میں فرماتے ہیں **ظاهر الحديث فى هذه المسألة ماظاهرية وهو صريح صحيح فى الدلالة على المقصود وأما تأويله بما أوله فلا ضرورة تدعو إليه ولا إليه حاجة ولا حجة فيما قال عمر أو فعل إنما الحجة فيما كان فى عصر النبوة بمراى ومسمع ومن حضره الرسول صلى الله عليه وسلم و درج عليه أبوبكر الصديق فى زمنه وعمر نفسه فى صدرا مارته وقد بين عذره فى هذا الحديث ۔**

فهذاالحق ليس به خفاء   فدعنى عن بنيات الطريق (۱۸)

۶. **باب ''مثل من يقراالقرآن ومن لا يقراه** کے تحت امام نوویؒ نے عنوان بنایا ہے **باب فضيلة حافظ القرآن عن ابى موسىٰ الاشعرى قال ' قال رسول الله صلى الله وسلم '' مثل المؤمن الذى يقرأ القرآن ' مثل الاترجة ......(الخ)**

اس مسئلہ میں امام نوویؒ پر نقد کرتے ہوئے نواب صاحب ''قلت'' کہہ کر لکھتے ھیں **''ليس فى هذا الحديث'' ذكر حفظ القرآن' بل الذى فيه فضيلة قراء ته وهى اعم من ان تكون بالنظر فى المصاحف اوعلى الحفظ ' بل بالنظر اولى لزيادة اجر النظر ' مع اجر التلاوة ''** (۱۹)

۳۰۔ **الحطة فى ذكر الصحاح الستة:** نواب صدحق حسن خان، اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور ' ۱۹۷۷م صفحات ۳۱۴

یہ کتاب فاتحۃ الکتاب ' پانچ ابواب اور خاتمہ الکتاب پر مشتمل ہے۔ فاتحۃ الکتاب میں دو فصول ہیں۔ فصل اول فضیلۃ العلم والعلماء پر مشتمل ہے اور فصل دوم میں علم حدیث اور محدثین کی فضیلت مفصلاًا بیان کیا گیا ہے۔

باب اول کے تحت چار فصول ہیں ان کے اندر معرفۃ الحدیث ' ابتدائی دور میں حدیث ' اور انواع کتب حدیث پر مفصل تعارف دیا گیا ہے ۔

باب دوم کا عنوان ''**فى فروع علم الحديث و ذكر الكتب المصنفةفيها**'' یہ باب سترہ ۱۷

فصول پر مشتمل ہے ان میں اہم عنوانات یہ ہیں علم الحدیث روایۃ ودرایۃ علم الناسخ والمنسوخ ، علم تلفیق الحدیث، علم الادعیۃ والاوراد، علم طب النبی ، علم متن الحدیث ، علم رموز الحدیث اور علم وضع الحدیث۔

باب سوم: یہ باب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے عنوانات یہ ہیں ۔

طبقات کتب الحدیث، احادیث الاحکام ، ضبط الحدیث ودرسہ وتحملہ فقہ المحدث ، قلۃ علم الحدیث فی ارض الهند ۔

باب چہارم آٹھ ابواب پر مشتمل ہے ۔ کتب احادیث صحیح بخاری، مسلم ، ترمذی ابو داؤد سنن نسائی سنن ابن ماجہ اور مسند امام اعظم احمد بن حنبل کا مفصل تعارف پیش کیا گیا ہے ۔

باب پنجم سات فصول پر مشتمل ہے ۔ اسمیں مذکورہ بالا کتب احادیث کے مؤلفین (مرتبین) کا مفصل تعارف پیش کیا گیا ہے ۔

یہ کتاب بہت ہی مفید اور معلومات افزا ہے ۔ **جزاه الله خير الجزا**

خاتمہ

نواب صدیق حسن خانؒ کی زندگی کے حالات ، دینی وعلمی کارناموں کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ نواب صاحب ہر میدان کے شہ سوار تھے ۔ بالخصوص علم حدیث کی خدمت کو اپنی زندگی کا شعار بنایا۔

الجامع الصحیح للبخاری۔ (ملخص) کی پانچ مجلّات پر مشتمل تشریح موجود ہے اسی طرح الجامع الصحیح لصحیح مسلم (مخلص) کی گیارہ مجلّات پر مشتمل تشریح و توضیح بھی ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے اسی طرح بلوغ المرام کی شرح بھی قابل ذکر ہے۔ ان کتب کی تشریح میں انہوں نے بہت ہی اعلی اور ارفع معیار قائم کیا ہے ۔ صحیح احادیث سے استدلال کیا ہے کتاب و سنت کے مقابلہ میں کسی کی ذاتی رائے کو ہر گز قبول نہیں کیا ۔

اصول حدیث میں منہج الوصول الی اصطلاح حدیث الرسول جو سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے ۔ بہت ہی معیاری اور تمام مباحث کو احاطہ کیا ہوا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نواب صاحب کو درایت الحدیث پر بھی عبور حاصل تھا ۔

تاریخ وحفاظت حدیث پر نمائندہ کتاب الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ ہے۔ جسمیں اسی موضوع کے تمام پہلوؤں پر سیرحاصل بحث کی ہے اور صحاح ستہ اور دیگر اہم کتابوں کا جامع تعارف پیش کیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ علی حسن خان سیّد: مآثر صدیقی، ۲/ ۹۳۔۹۴
۲۔ صدیق حسن خان: قضاء الارب من مسئلۃ النسب، ص ۱۴۵۔ ۱۴۶
۳۔ ابجد العلوم، ۳/۲۷۱، نزھۃ الخواطر، ۸/۱۷۸، التاج المکلل ، ص ۵۴۶ اِبقاء المنن، ص ۱۴۸
۴۔ مآثر صدیقی، ۲/۳
۵۔ مآثر صدیقی، ۲/۲۲۔۳۳
۶۔ ماثر صدیقی ، ۲۱۴۷
۷۔ دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور، ۱۲/۱۰۵
۸۔ عون الباری لحل ادلۃ البخاری ، ۱/۱۱۳ دارالرشید حلب سوریا ۱۹۸۴ء
۹۔ عون الباری ، ۱/۶۵۶
۱۰۔ مقدمہ دارالرشید
۱۱۔ مقدمہ عون الباری ۱/۳۰۲
۱۲۔ مقدمہ السراج الوھاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن الحجاج
۱۳۔ مقدمہ السراج الوھاج۔
۱۴۔ السراج الوھاج، ۲/۲۸۴
۱۵۔ السراج الوھاج، ۳/۸۶
۱۶۔ // // ، ۳/۳۴۷
۱۷۔ السراج الوھاج ، ۲/۱۳۲
۱۸۔ // //، ۵/۳۴۴
۱۹۔ السراج الوھاج، ۱۱/۵۸۹۔۵۹۱